بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۹م

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل
روزنامہ ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۶۱	۱۰ نبوت ۱۳۴۳ ہش ‌‌	۴ رجب ۱۳۸۴ھ ‌	۱۰ نومبر ۱۹۶۴ء	جلد ۵۳/۱۸

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۹ نومبر بوقت ۹ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔ کل حضور نے مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری اور دو اور احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔

احباب جماعت حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

کوئی جماعت جماعت نہیں کہلا سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہ دیں

ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور بہت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے

"اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے؟ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں اور بعض کسی اور طرح قابلِ ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں ان کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی اسی طرح ہوتی ہے۔ اسی لئے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہیئے کہ کمزور بھائیوں کی امداد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اسے ڈوبنے دے؟ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہؓ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت اور ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۰ صفحہ ۱-۳ پرچہ ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء بحوالہ ملفوظات جلد سوم)

اخبارِ احمدیّہ

— مرزا محی الدین صاحب ابن مکرم کریم الدین صاحب مربی سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور احباب کرام کی دعاؤں سے ایم ایس (پوٹنی) کے امتحان میں پنجاب یونیورسٹی میں اول رہے ہیں۔ عزیز موصوف نے بی ایس سی (آنرز) میں بھی اول پوزیشن حاصل کی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم عزیز موصوف کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا دے، دینی اور دنیوی برکات سے نوازے اور احمدیت کا خادم بنائے۔ آمین

— مکرم محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق آڈیٹر تحریک جدید مانسہرہ گئے ہوئے تھے ان کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ وہاں بعارضہ فالج بیمار ہو گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

— تحریک جدید سال اکتیس کیلئے —

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا گراں قدر وعدہ

تحریک جدید کے اکتیسویں سال کا اعلان فرمانے کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سالِ نو کیلئے بارہ ہزار روپیہ کا گراں قدر وعدہ ارسال فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

سالِ نو کے لئے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کی مالی قربانیوں کی پیشکش بھی اسی اشاعت میں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

وکیل المال اول تحریک جدید

مسعود احمد جہلمی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰۔ نومبر ۶۲ء

اسلام کے بغیر دُنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا

ہم نے الفضل کے گزشتہ چند اداریوں میں خبرنامہ اقوامِ متحدہ ۱/۶۲ ۱۶ کے مقالہ "یوم اقوامِ متحدہ" کے جو اقتباسات نقل کئے ہیں ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کے دانشمند تجربہ سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ:۔

"آنے والی نسلوں کو جنگ کی
تباہ کاریوں سے بچانا چاہیئے۔"

اس ضمن میں ان دانشوروں نے تجربہ سے یہ معلوم کیا ہے کہ پُرامن ذرائع سے ہی بتدریج یہ مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ تخریب سے تعمیر کہیں زیادہ مشکل ہے فوری ہنگاموں سے پائیدار انقلاب پیدا کرنے کی جو کوشش کی جاتی ہے اس سے تخریب تو ہوتی ہے مگر ضروری نہیں کہ وہ پائیدار تعمیر کی بنیاد بنے۔ اس طرح جو لوگ جبر سے کوئی انقلاب لانا چاہتے ہیں وہ پائیدار انقلاب پیدا نہیں کر سکتے۔ اس زمانہ میں اس کی بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں چنانچہ نازی ازم اور فاشزم کے علاوہ اشتراکیت بھی اپنے طریقِ کار کی وجہ سے ناکام ہو چکی ہے۔

یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ ان تحریکوں میں کوئی خوبی نہیں ہے لیکن یہ تحریکیں عارضی ہی ہو سکتی تھیں اس لئے تعمیر کی بجائے وہ تخریب ہی کر سکیں۔ چنانچہ گزشتہ عالمگیر جنگیں اسی کا نتیجہ ہیں۔ یہ جھگڑے تھے جو آئے اور گزر گئے۔ جھگڑا ہمیشہ کے لئے مرغوب نہیں ہو سکتا خواہ اس سے کسی قدر ہوا کی صفائی ہو سکتی ہو۔ چنانچہ اقوامِ متحدہ کے دانشوروں کو اسی نتیجہ پر پہنچنا پڑا کہ پائیدار تعمیر کے لئے لمبے عرصہ کی ضرورت ہے۔ اسلام نے اسی لئے یہ اصول دیا ہے کہ

لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ
قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ

یعنی گمراہی سے ہدایت ممتاز ہو چکی ہے۔ اس لئے دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ اصل چیز جو ہے وہ یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں نیکی بدی کی پہچان پیدا کی جائے۔ جب نیکی کو بدی سے پہچان کے ذرائع موجود ہوں تو پھر لوگ خود بخود نیکی کی قدر و قیمت پہچاننے لگیں گے اور جس کو راہِ راست پر آنا ہو گا وہ آ جائے گا اور آہستہ آہستہ چراغ سے چراغ جلتا چلا جائے گا۔

اس طرح اسلام نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے وہ اصول واضح کر دیا تھا جس کو آج دانشوروں نے دو عالمگیر جنگوں کی تلخیاں اٹھا کر ادھورا سا محسوس کیا ہے۔ اگرچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس اصول پر عمل کر کے بھی دکھا دیا اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے اس کا نمونہ بھی پیش کیا مگر افسوس ہے کہ مرورِ زمانہ سے خود مسلمانوں نے بھی اس کو پس پشت ڈال دیا۔ آخر اللہ تعالےٰ نے زور آور حملوں سے دانشوروں کو اس طرف متوجہ کیا اللہ تعالےٰ نے ایسا بغیر وجہ کے نہیں کیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آج سے پون صدی پہلے اپنے ایک نیک بندے کو کھڑا کیا ہے کہ وہ دنیا کو اس طرف بلائے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے مطابق نہایت تحدی سے دنیا کو متنبہ کیا کہ:۔

"اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تُو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اسکی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لوگے مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

تمام دنیا اسکی گواہ ہے کہ جس ترتیب سے اس پیشگوئی میں واقعات بیان کئے گئے ہیں اسی ترتیب سے وہ ظہور پذیر ہوئے یہی وہ زور آور حملے ہیں۔ آخر دنیا کے دانشور اس طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے اس "قیامِ امن" کی تحریک کا آغاز کیا جو پہلے "لیگ آف نیشنز" کے نام سے معرضِ وجود میں آئی اور اب "اقوامِ متحدہ" کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ یہی نہیں بلکہ اقوامِ متحدہ کے علاوہ بھی کئی تحریکیں قیامِ امن کے لئے برپا ہو گئی ہیں۔ چنانچہ انہی میں سے تمام دنیا پر ایک حکومت قائم کرنے کا نظریہ ہے جسکو بہت سے لوگوں نے ایک تحریک کی صورت میں اپنا لیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض برٹرنڈ رسل جیسے دہریوں نے بھی امن کی تحریکیں چلا رکھی ہیں۔

اگر دنیا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وارننگ کو قبول کر لیتی تو اللہ تعالےٰ کو اتنے زور آور حملوں کی ضرورت نہ رکھتی دنیا نے بے انتہا نقصان اٹھا کر اب اس طرف رُخ کیا ہے جس طرف اللہ تعالیٰ اس کو لانا چاہتا ہے۔ آج تمام دنیا پکار رہی ہے کہ "ہمیں امن چاہیئے" تمام حکومتوں کے سربراہ چیخ چیخ کر اعلان کر رہے ہیں کہ وہ صلح و محبت سے اپنے تنازعات طے کرنا چاہتے ہیں۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ روس۔ فرانس۔ اٹلی۔ انڈونیشیا چین۔ ہندوستان اور پاکستان ان میں سے کوئی بھی بظاہر جنگ کا خواہشمند نہیں ہے۔ کہیں ہلاکت کے سامانوں اور خطرناک اسلحہ پر پابندیاں لگانے کے مشورے ہو رہے ہیں اور کہیں جوہری ہتھیاروں کے استعمال کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہے۔

اگرچہ دنیا نہیں جانتی کہ اسلام نے پہلے ہی وہ تمام اصول بیان کر دئے ہیں جن پر چلنے سے دنیا میں قیامِ امن ہو سکتا ہے تاہم ان زور آور حملوں نے ان کو اب سیدھی طرح سوچنے پر مجبور کر دیا ہے وہ فکر و غور سے تقریباً اس نتیجہ پر پہنچ رہے ہیں جو پہلے اسلام نے بتا دیا ہوا ہے مثلاً انسانی بنیادی حقوق سب بنی نوع انسان کے لئے یکساں ہیں۔ رنگ و نسل کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ انسان ایک نسل سے تعلق رکھتا ہے سب باوا آدم ہی کی اولاد ہیں۔ کوئی فرد دوسرے فرد سے یا کوئی قوم دوسری قوم سے اعلیٰ نہیں ہے۔ اس لئے سب لوگ خواہ کسی خطہ کے رہنے والے ہوں قدرت کے خزانوں سے متمتع ہونے کا برابر حق رکھتے ہیں۔ ذیل میں مسٹر او تھانٹ کی ایک تقریر کا اقتباس جو اس مقالہ میں دیا گیا ہے پھر نقل کیا جاتا ہے:۔

"اس دنیا کو جمہوریت کے لئے محفوظ بنانے کے لئے دو عالمگیر جنگیں لڑی جا چکی ہیں لیکن آج ہمیں جس نوعیت کی لڑائی چھیڑنی ہے اس کا نصب العین صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ اس دنیا کو تنوعات کے لئے محفوظ مقام بنا دیں آپس میں مل جُل کر پُرامن زندگی بسر کرنے کے تصوّر پر ان بہت سے افراد نے اعتراض کیا ہے جن کی نگاہ میں اس دنیا کو تنوعات کے لئے محفوظ مقام بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے شبہ ہے کہ کیا کبھی انہوں نے ایک لمحۂ فکر نکال کر اپنے دل سے یہ سوال کیا ہے؟ آخر مل جل کر زندہ رہنے کے لئے دوسری صورت کیا ہو سکتی ہے؟۔ اس وقت دنیا میں تین ارب سے زیادہ انسان آباد ہیں اور پھر بھی نشاناتِ انگشت کے ماہرین کی رائے ہے کہ دنیا میں دو افراد ایسے نہیں ہیں جن کی انگلیوں کے نشانات آپس میں ملتے جلتے ہوں۔ بنی نوع انسان مختلف قد و قامت، وضع قطع اور رنگ روپ میں نظر آتے ہیں۔ یہ عمیق اختلافات مذہبی عقائد اور سیاسی نظریات کے اختلافات کی مانند ہیں۔" (خبرنامہ اقوامِ متحدہ ۱/۶۲ ۱۶)

یہ نتیجہ ہے جس پر یہ دانشور ہزار خرابیوں کے بعد پہنچے ہیں۔ تاہم ابھی تک یہ دانشور اس حقیقت سے دور ہیں کہ محض مادی خوشحالی انسانی زندگی کے وہ گہرے مسائل نہیں حل کر سکتی جن کے حل ہونے کے بغیر انسان حقیقی خوشحالی کے چشموں سے سیراب نہیں ہو سکتا۔ یعنی جب تک مادی خوشحالی کی بنیاد تقویٰ پر قائم نہ ہو یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا حقیقی خوشحالی نہیں ہو سکتی اور دنیا وہ جنت نہیں بن سکتی جس کے دھندلے سے خواب اب یہ دانشور دیکھنے لگے ہیں۔ افسوس ہے کہ ابھی تک اللہ تعالےٰ کی آواز ان کے کانوں میں نہیں پہنچ رہی۔ اللہ تعالےٰ کی وہ آواز جو تقریباً چودہ سو سال پہلے عرب کے صحرا میں بلند ہوئی اور جس کو مجدد دین ہر زمانے میں از سرِ نو بلند کرتے رہے ہیں اور آج سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پون صدی ہوئی پھر نہایت زور سے بلند کی۔

یہ آواز ہے جو جماعتِ احمدیہ کے ہر فرد کا فرض ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں جا کر بلند کرے۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے تو ہمارا کوئی حق نہیں ہے کہ ہم جماعتِ احمدیہ میں شامل ہونے کا دعویٰ کریں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اس آواز کو بلند کرنے کا صرف جماعتِ احمدیہ ہی کو مکلّف کیا ہے۔ یاد رہے کہ اگر ہم نے اپنا یہ فرض ادا نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اور لوگوں کو اپنی یہ آواز بلند کرنے کیلئے کھڑا کر یگا اور ہم کو اَلَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کے گروہ سے اسطرح نکال دیگا جس طرح کوئی آقا نکمے نوکر کو نکال دیتا ہے آئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا عہد پورا کر کے نیکی تو فیق

عیسائیت ۔ انکشافات جدید کی تحقیق میں

مروجہ عیسائی عقائد یونانی تخیلات و توہمات کی عکسی صورت ہیں

محترم چوہدری محمد اجمل صاحب شاہد بی ۔ اے مربی سلسلہ

عصر حاضر میں زمین اپنے پرانے دفینے باہر نکال رہی ہے اور اس طرح قرآنی پیشگوئی

اخرجت الارض اثقالھا

پوری ہو رہی ہے چنانچہ حال ہی میں بحیرہ مردار کے ساحلی علاقہ وادی قمران کے صحائف اور مصر کے پرانے نوشتے منظر عام پر آچکے ہیں۔ اور ان پر تحقیق کا کام تا حال جاری ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ کے صحیح حالات تاریخی شواہد کی عدم موجودگی کی وجہ سے پردہ غیب میں تھے مگر اب آہستہ آہستہ اصل اور حقیقی حالات ظاہر ہو رہے ہیں اور ان کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ خود حضرت مسیح علیہ السلام کا کیا مشن تھا اور آپ کے قریب کے زمانہ کے حواریوں کے عقائد کیا تھے؟ موجودہ زمانہ میں عیسائیت نے جو شکل اختیار کر لی ہے اور جو عقائد ان میں رائج ہیں۔ وہ ابتدائی حواریوں کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھے۔ اور موجودہ تحقیقات ان عقائد کو بالکل غلط ثابت کر رہی ہے۔ وادی قمران کی غاروں سے جو صحائف اور نوشتے برآمد ہوئے ہیں۔ ان کی روشنی میں جو لٹریچر مغربی ممالک میں خود عیسائیوں کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے۔ وہ عیسائیت کے مروجہ عقائد اور حضرت مسیح کی مزعومہ تصویر کے تحت خلاف ہے۔ اب یہ امر علی الاعلان تسلیم کیا جا رہا ہے کہ نہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق موجودہ تصور تھا اور نہ ہی ان میں یہ عقائد پائے جاتے تھے بلکہ یہ بعد میں غیر قوموں اور خصوصاً یونانی فلسفہ کے اثر سے مترتب ہوئے ہیں۔ چنانچہ امریکہ کے پادری مسٹر پاول ڈیوس لکھتے ہیں:۔

"ایک امر جس کا بہت زیادہ خوف ہے اور جو تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں کہ ان صحائف کی دریافت سے جو علم حاصل ہو رہا ہے وہ یقیناً ہماری مسیح کے متعلق مزعومہ تصویر پر اثر انداز ہوگا۔ ہم اسے تصویر سے اس لئے تعبیر کرتے ہیں کہ یسوع مسیح کی زندگی کے صحیح حالات تحریر نہیں کئے جا سکتے کیونکہ اس کے لئے جو مواد میسر ہے وہ غیر یقینی ہے اور پھر ناکافی بھی ہے۔ اس لئے یقینی طور پر اس بات کا امکان ہے کہ ہم اسے ایک خیالی تصویر کہہ سکتے ہیں۔"

(The Meaning of the Dead Sea Scrolls ص ۱۲۱)

پادری صاحب نے ان صحائف کی دریافت کو ڈارون کی ارتقائی تھیوری کے بعد عیسائیت کے لئے ایک زبردست خطرہ قرار دیا ہے کیونکہ اس دستاویزاتی ریکارڈ میں، جو بیسویں صدی کا عظیم انکشاف ہے نہ صرف یہودیوں کے مقدس صحائف کے مخفیہ حصے برآمد ہوئے ہیں بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی اور آپ کے حواریوں کے حالات بھی گمنامی کے دبیز پردوں سے ظاہر ہو رہے ہیں اور ابتدائی مسیحیوں کے صحیح عقائد و خیالات بھی معلوم ہو رہے ہیں۔ اس لئے پادری پاول ڈیوس صاحب کا یہ خیال ہے کہ ان صحائف کی دریافت کے بعد ہمیں عیسائی عقائد کی نظرثانی کرنی چاہیئے۔ اسی طرح دوسرے محققین بھی اس امر کے زبردست حامی ہیں چنانچہ ان کا ذکر کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:۔

"پروفیسر ڈوپانٹ سمر کا یہ بیان بڑا ہی حیران کن ہے جس میں اس نے کہا کہ ابتدائی مسیحیت سے متعلقہ جس قدر بھی مسائل ہیں اب وہ بالکل نئے رنگ میں ہمارے سامنے آئے ہیں اور یہ بات ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ان پر مکمل طور پر نظر ثانی کی جائے۔ مسٹر ڈوپانٹ سمر نے تو صرف یہ کہا ہے کہ مکمل نظر ثانی کی جائے۔ مگر ڈاکٹر البرائٹ نے تو یہ کہا ہے کہ "ان کو یکسر تبدیل کر دینا چاہیئے"۔ بہرحال اب یہ امر پر علماء کا اتفاق ہے اور صحائف قمران پر کام کرنے والے ان دو جماعت علماء کا بیان باقی سب پر قائم ہے۔" (کتاب مذکورہ ص ۲۳)

پادری پاول صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگرچہ عہد نامہ جدید کے علماء و فضلاء ابھی نئی تحقیقات کی روشنی میں اپنے عقائد تبدیل کرنے کے لئے تیار نہیں کیونکہ ان کا خیال ہے کہ شاید آئندہ کوئی دریافت ان کو غلط قرار دے دے۔ مگر پادری صاحب کا اپنا خیال ہے کہ موجودہ انکشافات اس قدر یقینی سامان اپنے اندر رکھتے ہیں کہ ہمیں اس معاملہ کو معرض التوا میں نہیں ڈالنا چاہیئے۔ بلکہ بہت جلد مروجہ عیسائی عقائد کی نظر ثانی کرنی چاہیئے۔

اب یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ وادی قمران اور بحیرہ مردار کے ساحلی علاقہ پر جو لوگ آباد ہوئے تھے وہ یہود کے ایک فرقہ ایسینی سے تعلق رکھتے تھے۔ اور ان لوگوں پر تصوف کا رنگ تھا اور مقدس صحیفوں کی خواندگی و نوشت کا وظیفہ حیات تھا۔ یہ لوگ حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت سے ایک صدی پیشتر یہاں پر آباد تھے۔ اناجیل میں حضرت یوحنا کی منادی کے مقام کا جو ذکر آتا ہے۔ وہ بھی یہی علاقہ معلوم ہوتا ہے (لوقا ۳) حضرت یوحنا چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے بطور ارہاص تھے۔ اس لئے انہوں نے ان لوگوں میں آنے والے مسیح کی منادی کی اور اس کی بعثت کی خبر دی۔ اس لئے جب حضرت مسیح علیہ السلام مبعوث ہوئے تو ایسینی فرقہ کے لوگ بہت جلد حلقہ بگوش مسیح ہو گئے اور یہ تمام علاقہ مسیحیت سے وابستہ ہو گیا چنانچہ محققین نے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ شوبرٹ اپنی کتاب The Dead Sea Community میں لکھتے ہیں:۔

"یسوع پر ایمان لانے والے لوگ زیادہ تر وہ تھے جو کہ ایسینی اخوت سے وابستہ تھے۔ انجیل میں لکھا ہے کہ بہت سے کاہن حضرت مسیح پر ایمان لا کر آپ کے سلسلہ میں داخل ہو گئے۔ یہ کاہن ایسینیوں سے تعلق رکھنے والے بزرگ تھے" (ص ۱۵۱)

> "یسوع کی شخصیت اور مشن اس قدر راز کے دبیز پردوں میں چھپا ہوا ہے کہ اس کے سوا کوئی بات یقینی معلوم نہیں ہوتی کہ مسیح اور اس کے ابتدائی حواری کسی نئے مذہب کی بنیاد رکھنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے تھے بلکہ یہ کہ اس قسم کے رسم و رواج والے مذہب (موجودہ عیسائیت) کو جنم دیتے۔ یہ امر بالکل واضح ہے کہ عیسائیت کے اصل بانی کے وہم و گمان میں بھی یہ باتیں نہیں تھیں"۔
> (دی ڈسکوری آف دی بائبل)

اسی طرح ایڈمنڈ ولسن نے امریکی ماہنگار اپنی کتاب The Scrolls from the Dead Sea میں لکھتے ہیں:۔

"وادی قمران کے آثار ظاہر کرتے ہیں کہ یہ علاقہ شاید بیت لحم اور ناصرہ سے بڑھ کر عیسائیت کا گہوارہ تھا" (ص ۹۸)

غرض اہل قمران ابتدائی عیسائیوں میں سے تھے۔ اس لئے لازماً جوں جوں ان کے حالات اور مذہبی خیالات و عقائد کا پتہ لگے گا اس سے عیسائیت کے صحیح خدوخال واضح ہو جائیں گے۔ ابھی تک اس بارہ میں تحقیقات کا ایک وسیع میدان موجود ہے۔ مگر تا حال جو کچھ تحقیق ہو چکی ہے۔ وہ اس قدر ضرور ثابت کرتی ہے کہ موجودہ مروجہ عیسائی عقائد اور حضرت مسیح علیہ السلام کی مزعومہ تصویر ابتدائی عیسائیوں میں بالکل ناپید تھی۔ بلکہ بہت بعد میں جبکہ پولوس غیر قوموں میں تبلیغ کرنے کے لئے پہنچا۔ تو وہاں پر یونانی خیالات سے متاثر ہو کر عیسائیت نے یہ صورت اختیار کر لی۔ ورنہ ابتدائی عیسائیوں میں اس کا تصور تک نہیں تھا۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے مضمون "عیسائیت" کے مصنف ریورنڈ جان ولیم ناکس کلیسیا کے بنیادی عقائد پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جب عیسائیت ایسے ملک میں پہونچی جہاں یونانی خیالات بہت غالب تھے تو لازماً عیسائی تعلیمات کو نہ صرف ان کے مطابق ڈھالا گیا بلکہ ان کو بالکل بدل کر رکھ دیا گیا ..... ان عقائد کا ڈھانچہ سانچہ بالکل یونانی فلسفہ سے ملتا

ہے اور یہودی تعلیمات کو اس میں ڈھالا گیا ہے۔ ہمارے لئے یہ ایک عجیب قسم کا مرکب ہے کہ مذہبی خیالات بائیبل کے ہیں مگر وہ ایک اجنبی فلسفہ میں ڈھلے ہوئے ہیں۔"

اسی طرح ہربرٹ ملر نے لکھا ہے:۔

"یسوع کی شخصیت اور مشن اس قدر راز کے دبیز پردوں میں چھپا ہوا ہے کہ اس کے سوا کوئی بات یقینی معلوم نہیں ہوتی کہ مسیح اور اس کے ابتدائی حواری کسی نئے مذہب کی بنیاد رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے۔ گویا یہ اس قسم کے رسم و رواج والے مذہب کو جنم دیتے۔ یہ امر بالکل واضح ہے کہ عیسائیت کے اصل بانی کے وہم و گمان میں بھی یہ باتیں نہیں تھیں۔"

(دی ہیومنسس آف دی پاسٹ صفحہ ۶۷)

عیسائی دنیا آج جس امر کا اعتراف کر رہی ہے آج سے پون صدی پیشتر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس کی خود خبر دی اور مسیح علیہ السلام نے خود کشفی طور پر آپ پر ظاہر ہو کر ان عقائد سے بریت کا اظہار کیا تھا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا کی عجیب باتوں سے جو مجھے ملی ہیں ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعویٰ اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے ایسے متنفر پائے جاتے ہیں کہ ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے۔"

(تذکرہ صفحہ ۲۵۷)

بہرحال موجودہ زمانہ کے انکشافات نے عیسائیت کی بنیادیں بالکل ہلا کر رکھ دی ہیں۔ اب محققین کی ذہنی افتاد بالکل بدل گئی ہے اور حقائق کی روشنی میں اس بات کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ مروجہ عیسائی عقائد یونانی تخیلات و توہمات کی عکسی صورت ہیں ورنہ حضرت مسیحؑ اور ان کے ابتدائی حواریوں میں ان کا تصور بھی موجود نہ تھا۔ اگرچہ عام عیسائی ابھی اندھی تقلید میں ہی عافیت محسوس کرتے ہیں مگر علمی طبقہ اس حقیقت کا اظہار بڑی جرأت سے کر رہا ہے۔ نئے انکشافات کی روشنی میں جو لٹریچر منظرِ عام پر آ رہا ہے وہ کسرِ صلیب کے لئے موجودہ وقت میں زبردست سامان مہیا کر رہا ہے اور یہ حملہ اس قدر کارگر ہے کہ عیسائیت کبھی بھی اس سے جانبر نہیں ہو سکتی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کا منظوم کلام

دل اپنا بشیرؔ خدا سے لگا۔ اس عشقِ بتاں میں دھرا کیا ہے

حال ہی میں مکرم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی سوانح حیات پر مشتمل جو کتاب "حیات قمر الانبیاءؓ" کے نام سے شائع کی ہے اس میں حضرت میاں صاحبؓ کی دیگر بہت سی غیر مطبوعہ تحریرات کے علاوہ ایک نایاب نظم بھی درج کی گئی ہے جو غالباً اس سے پہلے کہیں شائع نہیں ہوئی۔ یہ نظم افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے:۔

کیوں حال پریشاں رہنے لگا نہیں آتا جی کو چین ذرا؟
میرے مرنے جانے بھرا کیا ہے؟ میرے دل کو جانے ہوا کیا ہے؟

اس خواہش میں سب عمر کٹی، پر حسرت دل کی دل میں رہی
کوئی آ کر پوچھے ہم سے کبھی "تیرے دردِ نہاں کی دوا کیا ہے"؟

ہم رنج سہیں یا غم سے مریں یا عشق میں تیرے آہیں بھریں
تجھے کیا پرواہ، تیری جانے بلا، کیا عشق ہے اور وفا کیا ہے؟

آ جانے دے، مت اور ستا میرے روٹھنے والے، مان بھی جا
میں دکھیا ہوں، لے میری دعا، یا یہ تو بتا کہ خطا کیا ہے؟

تیرے عشق میں کیا کیا رنج سہے، دکھ درد اٹھائے جاں سے گئے
تو رہتا ہے پھر بھی ہم سے خفا، تقدیر میں جانے لکھا کیا ہے؟

اب جانے دے حد سے نہ گزر یہ ظلم یہ جور و جفا کم کر
مظلوم کے تیرِ دعا سے ڈر، اور سوچ کہ آہِ رسا کیا ہے؟

نہیں ہوتی بتوں میں ذرا بھی وفا نہیں جانتے جور و جفا کے سوا
دل اپنا بشیرؔ خدا سے لگا اس عشقِ بتاں میں دھرا کیا ہے

سیرالیون کے ایک مخلص احمدی کی وفات

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری سابق مبلغ سیرالیون)

سیرالیون مغربی افریقہ کے ایک نہایت مخلص احمدی پاسوری بابنگورہ (Pa Suri Ba Bangura) جو سالہا سال سے وہاں لوکل مبلغ کے فرائض بھی ادا کر رہے تھے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ سیرالیون کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے اور محترم الحاج مولوی نذیر احمد صاحب علیؓ مرحوم کے زمانے میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ آپ نے اخلاص۔ قربانی اور ایثار کا نہایت ہی اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ گو زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے صرف قرآنِ کریم کی کچھ تعلیم تھی مگر باوجود اس کے آپ کے اندر تبلیغ کا اس قدر جوش تھا کہ ہمیں بھی دیکھ کر رشک آتا۔ ابتدا میں نہایت قلیل معاوضہ پر لوکل مبلغ کا کام شروع کیا اور سیرالیون کے قریباً ہر گوشہ میں انہیں پیغامِ حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ ان کی ایک خاص خصوصیت یہ تھی کہ انہیں سیرالیون کے اکثر قبائل کی زبانیں آتی تھیں۔

خاکسار جب ۱۹۵۲ء میں پہلی بار سیرالیون گیا تو آپ اکثر میرے ساتھ دوروں پر جاتے اور ترجمانی کے فرائض ادا کرتے۔ عموماً ہر گاؤں میں شام کے وقت پبلک اجلاس ہوتا جس میں آپ ترجمانی کے علاوہ خود بھی تقریر کرتے اور پھر رات کے پچھلے حصہ میں اٹھ کھڑے ہوتے اور گاؤں میں چکر لگاتے اور لوگوں کو مہدی علیہ السلام کے ظہور کی خبر دیتے اور دعوتِ حق ان تک پہنچاتے۔

مجھے ان کے چند فقرات جو انہوں نے اپنی ایک تقریر میں بیان کئے ابھی تک نہیں بھولتے۔ لوگوں سے مخاطب ہو کر انہوں نے کہا:۔

"دیکھو میں احمدیت کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت ہوں، میرے اندر احمدیت نے ایک نہایت ہی نمایاں تغیر کیا ہے۔ احمدیت قبول کرنے سے قبل میں ہر قسم کی برائیوں کا مرتکب ہوتا تھا۔ اور لوگوں کے ساتھ مقدمات میں عدالتوں میں بھی جانا پڑتا تھا جس سے روپیہ بھی ضائع ہوتا تھا اور عزت بھی برباد ہوتی تھی مگر اب خدا تعالیٰ نے احمدیت کو قبول کرنے کی وجہ سے مجھ پر اتنا احسان کیا ہے کہ میں ان تمام برائیوں کو ترک کر چکا ہوں اور نہایت ہی چین اور سکون کی زندگی بسر کر رہا ہوں۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک روحانی انقلاب دنیا میں برپا کرنے کے لئے تشریف لائے تھے اور آپ نے واقعی ایسا انقلاب برپا کر کے دکھایا صرف یہاں ہی نہیں بلکہ ان دور افتادہ افریقن اقوام میں بھی جن کو مہذب دنیا وحشی تصور کرتی تھی آپ نے ان لوگوں میں وہ عظیم الشان انقلاب برپا کیا کہ وہ شرک و بدعات سے نجات حاصل کر کے سچے خدا کے پرستار اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے فدائیوں میں شامل ہو گئے۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک پاسوری بابنگورہ تھے جو اب اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی روح پر ہزاروں برکتیں نازل فرمائے اور جنت الفردوس میں انہیں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خدا سے چاہیئے ہے لو لگانی
کہ سب فانی ہیں پر وہ غیر فانی
(کلامِ محمود)

مطالعۂ مذاہب

عیسائیت کے بدلتے ہوئے رجحانات

(مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

(۱) مختلف ممالک میں عیسائیت کو مختلف مشکلات درپیش ہیں اور عیسائیوں کے پیش نظر عیسائیت کو کسی خاص نہج پر چلانا نہیں بلکہ لوگوں کے مزاج کے مطابق اور ان کے رسوم و رواج کے امتزاج کو اس کو چلانا مقصود ہے چاہے عیسائیت کتنی ہی بدلتی کیوں نہ چلی جائے۔ اس لئے ہر ملک میں ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ عیسائیت کو وہاں کے لوگوں کی خواہشات یا پرانے عقائد کے مطابق ڈھال لیا جائے آج کل جبکہ عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ زوروں پر ہے یہ بات خاص طور پر دیکھنے میں آرہی ہے مثلاً ایک لمبے عرصے تک افریقہ میں اسلام کے خلاف یہ پروپیگنڈا کیا جاتا رہا ہے کہ اسلام نے تعدد ازدواج کی اجازت دے کر عورتوں کی ہتک کی ہے اور اب عیسائی چرچ یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ عیسائیوں کو بھی تعدد ازدواج کی اجازت دے دینی چاہیئے۔ اسی طرح نیوگنی کے متعلق آسٹریلیا کے اخبار سنڈے میل نے یہ خبر شائع کی ہے کہ وہاں کے ایک عیسائی پادری۔ ڈاکٹر ہنری آفے نیجر (DR HENRY AUFENAGER) نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ جس طرح وہاں کے ایک قبیلے میں سن بلوغت کو پہنچنے کی رسم ادا کی جاتی ہے عیسائیت میں داخلے کے لئے بھی اسی رسم کو اپنا لیا جائے۔ یہ رسم بھی عجیب ہے۔ اس کے دوران اس نوجوان کو جسے قبیلہ کا فرد بنانا مقصود ہوتا ہے چھڑیوں سے زدوکوب کیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کے جسم پر زخموں کے نشان پڑ جاتے ہیں۔ جن کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ نشان ایک رنگ کی خوبصورتی کا باعث ہیں جس پادری نے یہ تجویز پیش کی ہے اس نے عیسائیت کی لاج رکھنے کے لئے یہ بھی کہا ہے کہ اس رسم کو مشرکانہ باتوں سے پاک کر لینا چاہیئے تاکہ یہ آسانی سے عیسائیت کا حصہ بن سکے۔ لیکن جہاں تک زدوکوب کا تعلق ہے اس کو برقرار رکھنا چاہیئے اور بجائے اس کے کہ یہ کہا جائے کہ یہ زخم خوبصورتی کی علامات پیدا کرتے ہیں یہ کہنا چاہیئے کہ اس سے گزشتہ گناہ دھل جاتے ہیں۔ لیکن اس سلسلہ میں ایک سوال جو انہیں پریشان کئے ہوئے ہے وہ یہ ہے کہ کیا یہ مشرک لوگ جب عیسائی بنیں گے تو وہ یہ سمجھ سکیں گے کہ اس زدوکوب سے ان کے گناہ دھل گئے ہیں یا وہ بدستور یہی سمجھتے چلے جائیں گے کہ وہ مشرکانہ رسوم ہی ادا کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پادری مذکور کو اس سوال سے پریشان نہ ہونا چاہیئے۔ آخر موجودہ عیسائیت کے تمام کے تمام عقائد اور طور و طریق پہلے اسی طرح مشرکانہ ہی تھے اور اب دنیا ہزار انہیں یہ بات یاد دلائے کہ ان کا موجودہ مذہب مشرکانہ عقائد کا مرہون منت ہے وہ بھلا کب مانتے ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ —— وہ کب اس کی پرواہ کرتے ہیں۔

(۲) پادری ڈاکٹر ایلن سٹوارٹ (DR - ALAN STUAKT) گذشتہ تیس ۳۰ سال سے اپنے یسوع مسیح کی خدائی پر زور دے رہے تھے اور صبح و شام لوگوں کو یہ یقین دلانے میں مصروف تھے کہ اگرچہ یسوع مسیح دیکھنے میں تو ایک انسان ہی لگتے تھے لیکن وہ خدا کے بیٹے تھے اور اس لئے خدا ہی تھے۔

لیکن اب انہوں نے پادری کے کام سے استعفاء دے دیا ہے اور ان کے استعفاء دینے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ انہیں یہ سمجھ نہیں آتی کہ خدا کون ہے۔ وہ کہتے ہیں:-

"میں نے اس پر بہت غور کیا ہے لیکن میں خدا کی ماہیت سمجھنے سے قاصر ہوں۔ اور نہیں کہہ سکتا کہ خدا کون ہے۔ اور کیسا ہے"۔

انہوں نے لنڈن کے اخبار ڈیلی ایکسپریس میں ایک مضمون میں (جسے ان کا بیان کہنا چاہیئے) لکھا ہے:-

"پادری لوگ اپنی آنکھوں پر پردے ڈالے ہوئے ہیں وہ اپنے مذہب کی بنیادی باتوں کے متعلق سوال کرنا ہی نہیں چاہتے۔ عیسائیت کے اکثر عقائد صرف توہمات کی بنیاد پر کھڑے کئے گئے ہیں۔ اور مشرکانہ عقائد سے لئے گئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ بعض اور پادری بھی میرے ہم خیال ہیں لیکن ان پر یہ خیال غالب ہے کہ جو کچھ بھی ہے اس کو اسی طرح قائم رہنے دینا چاہیئے حتیٰ کہ مذہبی عقائد کے متعلق بھی یہی رویہ ہونا چاہیئے۔ میرے باپ نے ایک دفعہ مجھے بتایا تھا کہ پادری دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو زیادہ کچھ جانتے ہی نہیں اور دوسرے وہ جو ذہنی بددیانتی کا ثبوت دیتے ہیں"۔

ان پادری صاحب نے آرچ بشپ آف کنٹربری سے ایک ملاقات کے دوران یہ بھی کہا کہ:-

"میں خدا کے وجود پر ایمان رکھتا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ ہم ابھی تک اس بات کی تہ تک نہیں پہنچ سکے کہ خدا کیا ہے"۔

عیسائیت کے عقائد آنکھیں بند کر کے تو اپنائے جا سکتے ہیں —— اور آنکھیں بند کر کے تو ہر عقیدہ اپنایا جا سکتا ہے ۔۔۔۔ لیکن غور و خوض کے بعد کسی عقیدہ کو اپنانا ہو تو یقیناً یسوع مسیح کی خدائی، ان کی صلیبی موت اور مُردوں میں سے جی اٹھنا تو ایسے عقائد ہیں کہ ان کو اپنانا پادری سٹوارٹ کے والد محترم کے الفاظ میں ذہنی بددیانتی کے مترادف ہے ۔

روحانی زندگی کس طرح ملتی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"دُعا کی بہت بڑی ضرورت ہے اور اس کے ساتھ ہی نیک صحبت میں رہنا چاہیئے۔ سب تعصبوں کو چھوڑ کر دُنیا سے الگ ہو جاوے۔ جیسے جہاں طاعون پڑی ہوئی ہو اور کوئی شخص وہاں سے الگ نہیں ہوتا ہے تو وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی حالت کو بدل نہیں ڈالتا اور اپنی زمین میں تبدیلی نہیں کرتا اور الگ ہو کر نہیں سوچتا کہ کس طرح پاک زندگی پاؤں اور خدا سے دُعا نہیں مانگتا وہ خطرہ کی حالت میں ہے۔ دُنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جس نے دُعا کی تعلیم نہیں دی۔ یہ دُعا ایک ایسی شے ہے جو عبودیت اور ربوبیت میں ایک رشتہ پیدا کرتی ہے۔ اس راہ میں قدم رکھنا بھی مشکل ہے لیکن جو قدم رکھتا ہے پھر دُعا ایک ایسا ذریعہ ہے کہ جو ان مشکلات کو آسان اور سہل کر دیتا ہے۔

دُعا کا ایک ایسا باریک مضمون ہے کہ اس کا ادا کرنا بھی بہت مشکل ہے جب تک خود انسان دُعا اور اس کی کیفیتوں کا تجربہ کار نہ ہو وہ اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ غرض جب انسان خدا تعالیٰ سے متواتر دعائیں مانگتا ہے تو وہ اور ہی انسان ہو جاتا ہے۔ اُس کی روحانی کدورتیں دور ہو کر اس کو ایک قسم کی راحت اور سرور ملتا ہے اور ہر قسم کے تعصب اور ریاکاری سے الگ ہو کر وہ تمام مشکلات کو جو اُس کی راہ میں پیدا ہوں برداشت کر لیتا ہے۔ خدا کے لئے اُن سختیوں کو جو دوسرے برداشت نہیں کرتے اور نہیں کر سکتے صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو جاوے برداشت کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ جو رحمٰن رحیم خدا ہے اور سراسر رحمت ہے۔ اُس پر نظر کرتا ہے اور اس کی ساری کلفتوں اور کدورتوں کو سرور سے بدل دیتا ہے۔

زبان سے دعویٰ کرنا کہ میں نجات پا گیا ہوں یا خدا تعالیٰ سے قوی رشتہ پیدا ہو گیا ہے آسان ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ وہ کہاں تک ان تمام باتوں سے الگ ہو گیا ہے جن سے الگ ہونا ضروری ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ جو ڈھونڈتا ہے وہ پالیتا ہے"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۷۴ و ۲۷۵)

سادہ زندگی قوتِ مدافعت پیدا کرتی ہے

بلند نصب العین رکھنے والی جماعت کیلئے اس پر استقلال سے قائم رہنا ازبس ضروری ہے

یہ قانونِ قدرت ہے کہ کسی ملک یا جماعت کے حالات ہمیشہ ایک سے نہیں رہتے اور پھر جس جماعت کا نصب العین یہ ہو کہ صدیوں کے مظلوم اسلام کو ایک بار پھر ادیانِ باطلہ پر غالب کرنا ہے اس کے لئے تو ہر صبح نئی مشکلات لاتی اور ہر شام نئے تفکرات پیدا کرتی ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسے صبر آزما مصائب کے مقابلہ میں ایک زبردست قوتِ مدافعت کی ضرورت لاحق ہوا کرتی ہے اور یہ قوت جماعت کے ہر فرد میں بدرجۂ اتم پیدا کرنے کے لئے ہمارے امام عالی مقام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو روزِ اوّل ہی سے فکر لاحق تھی جس کا اظہار حضور نے حسب ذیل ارشاد میں فرمایا:۔

"ایک مدت سے میری خواہش تھی کہ جماعت کو اس روش پر چلاؤں جو صحابہؓ کی تھی اور ان کو سادہ زندگی کی عادت ڈالوں۔" (مطالباتِ تحریک جدید صفحہ ۱۵)

اس سادہ زندگی کا تعلق قوتِ مدافعت سے بیان فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"جب مشکلات کا وقت آئے تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت کی راہ میں حائل ہو اور نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے بلکہ وہ خیال کریں کہ اگر ہمیں وطن چھوڑنا پڑا تو ہم پہلے ہی وطن چھوڑنے کے عادی ہیں۔ اور اگر کھانے یا لباس میں دقتیں حائل ہیں تو ہم پہلے ہی تھوڑا کھانے اور سادہ لباس پہننے کے عادی ہیں۔ پس وہ خوشی اور دلیری سے مشکلات کا مقابلہ کریں گے اور اپنے دل میں گھبراہٹ اور تکلیف محسوس نہیں کریں گے۔" (مطالباتِ تحریک جدید صفحہ ۲۴)

اس تحریک کی افادیت پر تیس سالہ دور کی شہادت:۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی جاری فرمودہ تحریک "سادہ زندگی" پر آج تیس سال کا عرصہ گزر رہا ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے کچھ پابندیاں کھانے پر اور کچھ لباس پر اور کچھ تمدن و معاشرت سے متعلق دیگر امور پر لگائیں جو ایک ظاہر بین آنکھ کو معمولی نظر آئیں گی۔ لیکن یہی معمولی معمولی پابندیاں جماعت کے اندر کس قدر قوتِ مدافعت پیدا کرنے کا موجب ہوئیں ہماری جماعت کا گذشتہ تیس سالہ دور اس پر شاہد ناطق ہے۔ کتنے ہی طوفان اٹھے اور کتنی ہی آندھیاں منڈلائیں لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی مضبوط چٹان نہ صرف اپنی جگہ پر قائم رہی بلکہ پہلے سے زیادہ بلند ہو کر اشاعتِ اسلام کا موجب بنی۔

اس تحریک کے فوائد اس کے دوام کے متقاضی ہیں:۔

جماعت کی گزشتہ تاریخ میں اس نسخہ کے بے شمار فوائد و برکات کا مشاہدہ کرنے کے باوجود بعض کمزور طبائع نے یہ سمجھ لیا ہے کہ سادہ زندگی سے متعلق حضور ایدہ اللہ کی پابندیاں عارضی تھیں۔ چنانچہ وہ اب ایک کھانا تناول کرنا اور سادہ لباس پہننا اور بیاہ شادیوں میں کفایت کے اصولوں کو مدنظر رکھنا ضروری خیال نہیں کرتے اور نہ ہی اپنے گھر میں ان فضول خرچیوں اور اسراف سے بھری ہوئی رسموں کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں جن کو حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے مطالبات کے تحت یکسر موقوف فرما دیا تھا۔ جن حقیقت آمیز الفاظ میں حضور ایدہ اللہ نے اس غلط میلانِ طبع کا سدِ باب فرمایا ہے وہ بطور یاد دہانی اور بغرض تعمیل معنوی و صوری درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

"پہلے تو جماعت نے اس تحریک کو محض میری اطاعت کے طور پر مانا تھا۔ مگر اب میں چاہتا ہوں کہ دوست اس بات کو دیکھیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے تحریک جدید کے زمانہ میں ہی ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں جن کے نتیجہ میں لوگ اس بات پر مجبور ہو رہے ہیں کہ اپنے حالاتِ زندگی میں تغیر پیدا کریں۔ اور کھانے پینے کی چیزوں میں کمی کریں۔ پس انہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ دین میں اس قسم کے تغیر بھی آتے رہتے ہیں۔ اس لئے انہیں نہ عارضی طور پر بلکہ مستقل طور پر اپنی عادتوں میں ایسا تغیر پیدا کرنا چاہیئے اور اپنے حالاتِ زندگی میں ایسی سادگی اختیار کرنی چاہیئے کہ زمانے کا رنگ کیسا ہی بدل جائے انہیں کوئی دکھ اور تکلیف محسوس نہ ہو۔" (مطالباتِ تحریک جدید صفحہ ۲۷)

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ ایسی بلند نصب العین رکھنے والی جماعت کو سادہ زندگی کے ضمن میں اس روش پر چلنا ہوگا جو کہ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آنحضور صلعم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی تھی ——— اور ——— چلنا بھی ہوگا مستقل طور پر۔ نہ کہ عارضی طور پر ——— واللہ الموفق والمستعان ———

خاکسار شبیر احمد

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

عازمینِ حج

الفضل کی ایک سابقہ اشاعت میں یہ درخواست کی جا چکی ہے کہ احمدی عازمین حج اپنے کوائف سے مطلع فرمائیں۔ چنانچہ آج پھر اس درخواست کو دہرایا جاتا ہے۔ امید ہے ذی استطاعت احباب اس اہم اسلامی رکن کی طرف کماحقہ، توجہ فرما رہے ہوں گے اور ساتھ ہی وہ اپنے کوائف سے خاکسار کو بھی مطلع فرما دیں گے۔ اب تک جن مزید افراد کے عزمِ حج کا علم حاصل ہو سکا ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں دیارِ حبیبؐ میں پہنچنے اور ان کی برکات سے پوری طرح متمتع ہونے کی توفیق سعید بخشے۔ آمین۔

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل۔ ربوہ)

۱ ۔ مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں۔
۲ ۔ مکرمہ زینب بی بی صاحبہ ہمشیرہ چوہدری سلطان احمد صاحب مرحوم کھاریاں۔
۳ ۔ " حیات بیگم صاحبہ " " " "
۴ ۔ مکرم حافظ غلام محمد صاحب موضع ڈھمٹو تحصیل کھاریاں۔
۵ ۔ مکرمہ اہلیہ صاحبہ " " " "
۶ ۔ مکرم صوفی نور داد صاحب کھاریاں۔
۷ ۔ " خواجہ عبید اللہ صاحب ربوہ۔
۸ ۔ " الحاج محمد فاضل صاحب ربوہ (حج بدل)
۹ ۔ " بابو محمد عبد اللہ صاحب ربوہ (")
۱۰ ۔ " ماسٹر عبد الستار صاحب چیمہ داخلی للیانی ضلع سرگودھا

معاونینِ خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسمائے گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے اپنی یا اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے تین صد روپیہ تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطاء فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

دیگر مخلصین بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۳۰۵ ۔ محترمہ رسول بی بی صاحبہ زوجہ ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب احمد نگر ضلع جھنگ منجانب والدہ ماجدہ رحیم بی بی صاحبہ مرحومہ۔ ۳۰۰ ـــ ۰۰ روپے
۳۰۶ ۔ مکرم ملک عبد العزیز صاحب قصور ضلع لاہور منجانب پسر ملک محمد یوسف صاحب مرحوم ۳۰۰ ـــ ۰۰ "
۳۰۷ ۔ " مرزا نذیر علی صاحب ربوہ منجانب والدہ ماجدہ عنایت بیگم صاحبہ مرحومہ ۳۰۰ ـــ ۰۰ "
۳۰۸ ۔ " جناب محمد یوسف صاحب انجنیئر کراچی ۳۰۰ ـــ ۰۰ "
۳۰۹ ۔ " شیخ منیر احمد صاحب ولد شیخ نیاز محمد صاحب کراچی ۳۰۰ ـــ ۰۰ "
۳۱۰ ۔ " " " منجانب اہلیہ محترمہ صادقہ بیگم صاحبہ ۳۰۰ ـــ ۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضروری اطلاع

جیسا کہ احباب کو الفضل کے ذریعے علم ہو چکا ہے میرے والد بزرگوار محترم شیخ عبد الرحیم صاحب شرما مورخہ ۲۵ ر اکتوبر کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگر کسی دوست کا ان سے لین دین ہو۔ یعنی کوئی رقم لینی ہو یا دینی ہو تو وہ خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں۔ (میجر عبد الحمید شرما ۔ ۷۲ ۔ پریڈ روڈ راولپنڈی)

درخواستہائے دعا

٭ خاکسار کا لڑکا اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنگین مقدمہ سے باعزت بری ہو گیا ہے۔ جن دوستوں نے اس کے لئے دعا کی ہے میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ احباب آئندہ بھی دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت میں رکھے۔ (ملک سوہندے خان انچارج اڈہ طارق ٹرانسپورٹ ربوہ) ٭ ڈاکٹر برکت علی صاحب فورٹ عباس کی کچھ عرصہ سے آنکھوں میں بینائی بہت ہی کمزور ہو گئی ہے۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے۔ (سردار رحمت اللہ ربوہ)

معاصرین سے:

بلا تبصرہ

جماعتِ اسلامی کا لٹریچر

مولوی امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں :-

"نفسِ فتوے پر تو ہمیں کچھ کہنا نہیں ہے۔ ہمیں جو کچھ کہنا تھا ہم بہت پہلے کہہ چکے ہیں۔ پھر ہم اہلِ فتوے میں سے ہیں بھی نہیں۔ البتہ ادب کے ساتھ اتنی گزارش ہم ضرور ان حضرات سے کریں گے کہ جماعت کی طرف سے جو لٹریچر بسہولت اس ملک میں فروخت ہو رہا ہے اس میں سے شاید ہی کوئی چیز ایسی ہو جس میں کسی چیز کی حلت یا حرمت پورے زور و قوت کے ساتھ زیرِ بحث نہ آئی ہو لیکن کسی کتاب پر بھی یہ ہدایت درج نہیں ہوئی ہے کہ اس میں بیان کردہ حلت و حرمت ابدی و قطعی ہے یا عارضی اور موقتہ۔ اس ابہام کے سبب سے لوگوں کو الجھنیں پیش آتی ہیں۔ ابھی کل ہی ایک صاحب ہم سے ملے اور انھوں نے ہمیں جماعت کے امیر صاحب کی تصنیف کردہ ایک کتاب دکھائی۔ جس میں اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے جس پر اس وقت جماعت کو "کافی غور و بحث اور مشورے" کے بعد ایک نتیجے پر پہنچنا پڑا ہے۔ اس میں عورت کی امارت و صدارت کو قرآن و حدیث کی روشنی میں حرام ٹھہرایا گیا ہے یہاں تک کہ حضرت عائشہؓ کے اس اقدام پر بھی تنقید کی گئی ہے جو طلب صدارت و خلافت کے لئے نہیں بلکہ صرف قاتلین عثمانؓ سے قصاص کے لئے تھا۔ ہم نے اس دوست کو بہتیرا سمجھانے کی کوشش کی کہ ہو سکتا ہے یہ ان حرمتوں میں سے ہو جو ابدی اور قطعی نہ ہوں مگر ہمارے جواب سے ان کا کسی طرح اطمینان نہ ہوا۔ اس قسم کی الجھن دوسروں کو بھی پیش آسکتی ہے اس وجہ سے اگر ہمارا کوئی مشورہ یہ حضرات درخورِ اعتنا سمجھیں تو یہ کریں کہ اپنی تمام کتابوں پر سرخ رنگ سے یہ ہدایات لکھوا دیں کہ فلاں کتاب کس تاریخ تک قابلِ اعتماد رہے گی۔ اور کس تاریخ کے بعد منسوخ سمجھی جائے گی۔ باہر کے ملکوں سے جو دوائیں اور کھانے پینے کی چیزیں شیشیوں اور بند ڈبوں میں آتی ہیں ان پر اس قسم کی ہدایات درج ہوتی ہیں جن سے لوگوں کی بڑی رہنمائی ہوتی ہے۔ اگر جماعت نے اس طریقے کو اپنا لیا تو اس سے لوگ غلط فہمیوں سے بھی محفوظ رہیں گے اور یہ اپنی ندرت اور طرفگی کے اعتبار سے لٹریچر خصوصاً مذہبی لٹریچر کی تاریخ میں ایسی چیز ہوگی کہ ہماری آئندہ نسلیں اس کو جماعت اسلامی کی اولیات میں شمار کریں گی۔ اب دیکھیے نہ جماعت کے لٹریچر میں "پردہ" نامی ایک کتاب بھی ہے جس کو آج بھی جماعت کے سادہ لوح ارکان پڑھتے اور سر دھنتے ہوں گے، حالانکہ مس فاطمہ جناح کی صدارت کے بعد وہ خاصی زائد المیعاد ہو چکی ہے اسی طرح کی اور بھی چیزیں ہوں گی جن سے بلا وجہ لوگ الجھنوں میں پڑیں گے۔ اور جماعت کو روز روز ان کے اعتراضات سے سابقہ پیش آئے گا

اس کو نہ پاکر اپنے کو کھو آنے کی لذت

بعض لوگ یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ آخر یہ کیا مجبوری ہوئی کہ چار جماعتوں نے ایک حرام بات پر اتفاق کر لیا تو جماعت بھی ان میں جا شامل ہوئی۔ آخر یہ راہ بھی تو جماعت کے لئے کھلی ہوئی تھی کہ اپنے موقف پر اصرار کرتی۔ اگر اس میں کامیابی نہ ہوئی تو اپنے نظریہ کے مطابق کسی کو صدارت کے لئے نامزد کرتی اور اگر یہ بھی ممکن نہ تھا تو کم از کم صدارت کے قضیہ سے اپنے کو الگ ہی کر لیتی لیکن یہ تو کوئی بات نہ ہوئی کہ جماعت شامل ہوئی تھی متحدہ محاذ میں اسلام قائم کرنے اور محاذ کو اسلام کے لئے استعمال کرنے کے دعوے سے اور اس کو انگوٹھا لگانا پڑا۔ پہلے ہی قدم پر ایک ایسی بات پر جو اس کے نزدیک حرام ہے۔!

ہم ایسے سوال اٹھانے والوں کو بھلا کیا جواب دے سکتے ہیں اور اصل نکتہ کس طرح سمجھا سکتے ہیں! یہ لوگ نہ "طعنہ نایافت" کے زخم سے واقف اور نہ "اس کو نہ پاکر اپنے کو کھو آنے کی لذت" سے آشنا۔ ایسے لوگ بھلا اس پیچیدہ "صورت حال" کا اندازہ کیا کر سکتے ہیں جس سے غریب جماعت کو "دوچار ہونا پڑا" آخر مرزا صاحب نے کچھ سوچ کر تو کہا ہے ؎

ہاں اہلِ طلب کون سنے طعنہ نایافت
دیکھا کہ وہ ملتا نہیں اپنے ہی کو کھو آئے

حکمت عملی کے فنون۔ پھر اس ایک ذرا سی بات سے بدگمانی کے لئے جواز کہاں سے پیدا ہو گیا کہ جماعت متحدہ محاذ کی محض ایک تابع مہمل ہے۔ دین میں "حکمت عملی" کے فنون سے لوگ واقف کہاں ہیں۔ یہاں نفی سے اثبات زادش کرتا ہے اور کفر سے اسلام پیدا ہوتا ہے اس ایک حرام پر ہزاروں لاکھوں حلال تصدق کیجئے جس سے اسلام کے بڑے فتوحات کے دروازے کھل جائیں۔ لوگ سمجھیں تو درحقیقت یہ پہلی "فتح مبین" ہے جو جماعت کو حاصل ہوئی ہے اور اگر اور ذرا گہرے اتر کر دیکھیں تو اس کے جلو میں ایک اور "فتح قریب" چھپی ہوئی ہے جو اس وقت ظاہر ہوگی جب جماعت اسلامی موجودہ قیادت کے سب سے بڑے کفر یعنی عائلی قوانین کو توڑے گی۔ اور اسی متحدہ محاذ کے ہاتھوں ان عائلی قوانین کو توڑے گی اور اسی متحدہ محاذ کے ہاتھوں ان عائلی قوانین کے متعلق جو تیز و تند جذبات مولانا احتشام الحق تھانوی، محمود الحق عثمانی، محمود علی قصوری رکھتے ہیں ان سے زمانہ واقف ہے اور اس کے متعلق جو گہرے جذبات چوہدری محمد علی صاحب رکھتے ہیں اہلِ نظر ان سے بھی بے خبر نہیں اب تو بس مس فاطمہ کے صدارت پر فائز ہونے کی دیر ہے ان کے صدر منتخب ہوتے ہی اس فاسقانہ قانون کی دھجیاں فضائے آسمان میں بکھری ہوئی نظر آئیں گی بھلا وہ اس فاسقانہ قانون کو ایک لمحہ کے لئے بھی گوارہ کرنے والی ہیں!"

(منقول از ہفت روزہ المنبر لائل پور ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۴ء صفحہ ۵)

سانگلہ ہل کے احباب

الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم صوفی سمیع اللہ صاحب

ایجنٹ الفضل

سانگلہ ہل سے طلب کریں!

(مینیجر)

توسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ

سے

خط و کتابت کیا کریں!

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

روزنامہ الفضل ربوہ کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا

حسبِ معمول انشاء اللہ اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا عظیم الشان دیدہ زیب اور باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہوگا!

جماعت کے تمام اہلِ علم و اہلِ قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین ارسال فرما کر ادارۂ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈرز بھجوانے چاہئیں تاخیر سے آنے والے اشتہارات ممکن ہے جگہ نہ حاصل کر سکیں!

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

تریاق اٹھرا (اٹھرا کی کامیاب دوا) اشرف رشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۵/ روپے

وعدہ جات سال نو تحریک جدید

منجانب خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اعلان سال نو کے بعد تین دن کے اندر موصول ہونیوالے وعدہ جات

تحریک جدید کے نئے سال کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گرانقدر وعدہ بارہ ہزار (۱۲۰۰۰/-) روپیہ کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان نے حسن افزائی سبقت الی الخیرات کے جذبہ کے تحت اپنے وعدے دفتر ہذا میں ارسال فرما دیئے ہیں ان کے اسماء درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

یہ فہرست صرف ان وعدوں پر مشتمل ہے جو اعلان کے بعد تین دن کے اندر اندر دفتر ہذا میں موصول ہوئے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

نمبر	نام	رقم	نمبر	نام	رقم
۱	حضرت ام متین صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	۲۰۰	۱۱	محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب	۱۱۲
۱	حضرت مہر آپا صاحبہ	۱۶۵	۱۲	صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب مع اہل و عیال	۱۵۹
۳	حضرت ام مظفر بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی	۱۶۰	۱۳	صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	۵۲۱
۲	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	۴۴۰	۱۴	صاحبزادی سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ	۲۲۰
۵	محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مع اہل و عیال	۲۶۹	۱۵	محترم میاں عبدالرحیم احمد صاحب مع اہل و عیال	۲۴۷
۶	صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مع اہل و عیال	۴۰۰	۱۶	محترم سید داؤد احمد صاحب	۲۳۰-۴۰
۷	صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	۲۷۷	۱۷	محترم پیر معین الدین صاحب	۲۴۲
۸	صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب	۸۷-۵۰	۱۸	محترم سید محمود احمد صاحب ناصر	۸۴
۹	صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب مع اہل و عیال	۳۲۹	۱۹	محترم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال	۲۶۶
۱۰	صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	۱۳۶	۲۰	محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ معہ لواحقین	۱۵۶

نائب زعماء صاحبان برائے وقف جدید کی خاص توجہ کے لئے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماہ نومبر کا مہینہ وقف جدید کے چندوں کے بقایا جات کی وصولی اور نیز تحریک کو تیز تر کرنے کے لئے مقرر فرمایا ہوا ہے مجالس انصار اللہ کے نائب زعماء صاحبان برائے وقف جدید انصار اللہ کے سالانہ اجتماع پر تشریف لاتے وقت اپنی اپنی مجالس کا جائزہ لیتے آویں۔ اور بقایا جات کی وصولی بھی ساتھ لیتے آویں۔ نیز جو احباب اس وقت تک اس مبارک تحریک سے محروم ہیں ان سے وعدہ جات بھی لے کر تشریف لائیں۔

(قائد برائے وقف جدید مجلس انصار اللہ)

پھر تم اٹھاؤ رنج و تعصب دین کے واسطے
قربان راہ دین محمد میں جان کرو

(کلام محمود)

انصار اللہ کا دسواں سالانہ مرکزی اجتماع

۱۳-۱۴-۱۵ نومبر ۱۹۶۴ء

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۱۳، ۱۴، ۱۵ نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ احباب اس میں کثرت سے شمولیت فرما کر مستفید ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تحریک خاص

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ فضل عمر ہسپتال ربوہ اور مضافات کے دیہات کے نادار مریضان کا علاج مفت کر رہا ہے مگر ماہ نومبر میں اس مد میں رقم نہ صرف یہ کہ ختم ہو گئی ہے بلکہ پانچ صد روپیہ قرض ہو گیا ہے دوستوں نے جس طرح خاص احساس کے ساتھ اپنے نادار مریض بھائیوں کا خیال رکھا اور صدقات کی رقوم ان کے علاج کے لئے بھجواتے رہے اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کے سب عزیزوں کو بیماریوں سے کلی شفا عطا فرمائے آمین۔

اب جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس سے نادار مریضان کا علاج مجبوراً بند کر دیا گیا ہے جو نہایت تکلیف دہ ہے لہٰذا خاکسار سب احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنی جگہ پریشانیوں اور اپنے عزیزوں کی بیماریوں کے لئے صدقہ دیتے وقت ان غریب بھائیوں کے علاج کا خیال رکھیں اور زیادہ سے زیادہ صدقات کی رقوم فضل عمر ہسپتال کو بھجوائیں تا یہ صدقہ جاریہ ہمیشہ کے لئے جاری رکھا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین

وما توفیقنا الا باللہ۔

خدام الاحمدیہ کے انتخابات کے متعلق ضروری اعلان

خدام الاحمدیہ کے نئے دستور اساسی کے مطابق قائدین کے انتخابات ہر دو سال کے بعد اور زعماء کے سال بسال قرار پائے ہیں۔ لہٰذا جن مجالس میں گزشتہ سال قائدین کے انتخابات ہو چکے ہیں۔ وہاں اس سال نئے انتخابات کروانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن زعماء حلقہ جات کا انتخاب ضرور کرایا جائے۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ ایک ہی خادم زیادہ سے زیادہ ۴ مرتبہ متواتر زعیم منتخب ہو سکے گا۔ اگر اس کے ۴ سال پورے ہو چکے ہوں۔ تو اس کا نام انتخاب کے لئے پیش نہ ہو سکے گا۔ یہ انتخابات ۳۰ نومبر تک مکمل ہو جانے چاہئیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رسالہ نظام بیت المال

بعض عہدیداروں سے معلوم ہوا ہے کہ بعض جماعتوں میں رسالہ نظام بیت المال موجود نہیں۔ حالانکہ تمام جماعتوں کو یہ رسالہ بھجوا دیا گیا تھا۔ چونکہ اس رسالہ کا ہر جماعت کے پاس موجود ہونا ضروری ہے تا اس میں مندرج قواعد و ہدایات کے مطابق چندہ کی وصولی کا کام منظم کیا جائے اس لئے جن جماعتوں کو یہ رسالہ نہ ملا ہو وہ نظارت ہذا میں اطلاع دے کر اب منگوا لیں۔ جن جماعتوں کو ایک سے زائد کاپیوں کی ضرورت ہو وہ بھی اطلاع دے کر مزید کاپیاں حاصل کر سکتی ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲